UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 1 |June –December 2019
**DOI:**

# تفسیر تبیان القرآن میں شیخ غلام رسول سعیدی کا مولانا مودودی کی تفسیر تفہیم القرآن پر استدراکات کا تنقیدی جائزہ

# *Rectifications of Shaykh Ghulam Rasool Saeedi in his Tafseer "Tibyan ul Quran" on Tafseer "Tafheem ul Quran of Maulana Maudoodi*

Dr. Muhammad Saeed
Graduate, International Islamic University, Islamabad, PÉkistÉn
Email:

Dr. Rab Nawaz
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, HITEC, University, Taxila, PÉkistÉn
Email:

DOI:

***Abstract:***
*Rectification (Istedrak) is an Islamic terminology which mean correction of mistake, completion of deficiency and clarification of ambiguity, Rectification in the Muslim Ummah started from the time of Sahabah which is followed by Tabieen and used by the Muslim Scholars upto date. There are so many example of rectifcation and criticism in the time of Sahabah and Tabieen to complete the deficiency and correct the mistake like "Al-Mustadrak ala Sahehain" by Imam Hakim (405 AH) in which He collected the narrations missed by Imam Bukhari and Imam Muslim in their books "Saheeh Bukhari" and "Saheeh Muslim". The Muslim Scholars were following this methodology and they rectify and refine the previous Tafseer, Hadith books. Imam Fakhr uddin Razi (606 AH) rectified other Scholars in his tafseer "Mafateeh ul Ghaib". In addition there is a lot of examples of Rectification in the Tafseer of Imam Suyooti (911 AH) named by Al Dur Al Mansoor and in tafseer Al Bahrul Muheet of Abu Hayyan (745 AH), while the Tafseer Ruhul Maani by Imam Shahab uddin Aalausi (1270 AH) is very famous in this regard. Among these Honourable Scholars is Shaykh Ghulam Rasool Saeedi (1437 AH) a contemporary Islamic Scholars the author of Tafseer "Tibyan ul Quran", and He analysis and has rectified in his Tafseer on tafseer "Tafheem ul Quran" written by Maulana Syed Abul Aalaa Maudoodi (1979 AD). Maulana Maudoodi was a Prominent Scholars, Writer and Interpreter of the Holy Quran.*

**DOI:**

*His Tafseer is very famous among Modern Educated people. We select here in this Article some issues in the Tafseer of Maulana Maudoodi and then we analyzed it critically in the light of the explanations of the Prominent Exigets and Scholars work. These rectifications are of various kinds such as Exegetical, Juristically, Grammatical, and Linguistically etc. Furthermore both Scholars have discussed their opinions fairly and impartially with arguments and juistice. And they were polite and courteous in Rectifications even having difference of opinions and school of thoughts.*

***Keywords:*** *Rectification, Ghulam Rasul. Tibyan ul Quran, Allama Maududi, Tafheem ul Quran.*

استدراک اسلامی علوم کی ایک اصطلاح ہے اور اس سے مراد ہے غلطی کو درست کرنا، نقص کو پورا کرنا اور ابہام و غموض کو دور کرنا۔ علماء کا ایک دوسرے پر استدراک امت مسلمہ کی خصوصیت ہے، اور یہ اس امت کی زندہ ہونے کی دلیل بھی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ تعالی بھی اخطاء کی تصحیح، نقص کی تکمیل اور غموض وابہام رفع کرنے کے لئے ایک دوسرے پر استدراکات کیا کرتے تھے، امام حاکم (وفات ۴۰۵ھ، ۱۰۱۴ء) نے اپنے کتاب المستدرک علی الصحیحین میں وہ احادیث جمع کیے ہیں جو کہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کے شرائط پر پورے اتر رہے تھے لیکن ان سے رہ گئے تھیں۔ متقدمین علماء، مفسرین، محدثین، فقہاء بھی اسی منہج پہ چلے اور انہوں نے ایک دوسرے پر استدراکات کئے، مثلا امام فخر الدین رازی (وفات ۶۰۶ھ، ۱۲۱۰ام)، امام ابو حیان (وفات ۷۴۵ھ، ۱۳۴۴)، امام سیوطی (وفات ۹۱۱ھ، ۱۵۰۵ام) اور امام آلوسی (وفات ۱۲۷۰ھ، ۱۸۵۴ام) وغیرہ نے اپنی اپنی تفسیروں میں ماقبل کے علماء و مفسرین پر استدراکات کئے ہیں، اور اسی طرح متاخرین اور معاصرین علماء نے بھی ایک دوسرے پر استدراکات کیئے ہیں، پھر ان میں سے خاص طور پر شیخ غلام رسول سعیدی (وفات ۱۴۳۷ھ، ۲۰۱۶م) جو کہ اس زمانے کے بڑے علماء میں سے تھے، اور اللہ تعالی نے ان کو تفسیر، حدیث، اور فقہ بڑی مہارت عطاء کی تھی، اور انکا تفسیر تبیان القرآن اردو زبان میں اپنی جامعیت، تفصیلی مباحث اور دقیق علمی نکات کی وجہ سے مشہور ہے، انہوں نے بھی اپنے تفسیر میں بہت سارے متقدمین ومتاخرین علماء و مفسرین پر استدراکات کئے ہیں، اور متاخرین میں سے خصوصا مولانا سیّد ابو الاعلی مودودی (وفات ۱۳۹۹ھ، ۱۹۷۹ء) استدراکات کئے ہیں۔ چونکہ مولانا مودودی بلند پایہ ادیب، مفسر اور مختلف اسلامی علوم وفنون میں بیسیوں کتابوں کے مصنف ہیں، اور ان کا تفسیر تفہیم القرآن اردو زبان کے مشہور تفاسیر میں سے ہیں، اور جدید تعلیم یافتہ طبقے میں اس تفسیر کو کافی پذیرائی ملی ہیں، اسلئے میں اس مقالہ میں چند مثالوں کے ذریعے سے شیخ سعیدی کا مولانا مودودی پر استدراکات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ استدراکات کس حد تک درست ہے ۔ اور اس کے حوالے سے جمہور مفسرین کا موقف کیا ہے، اور ان میں سے کس کا قول دلائل کی روشنی میں قوی اور راجح ہے۔ وباللہ التوفیق

**مولانا سید ابو الاعلی مودودی کا مختصر تعارف**

مولانا مودودی ۱۳۲۱ھ بمطابق ۱۹۰۳ء کو اورنگ آباد، حیدر آباد، ہند میں پیدا ہوئے، آپ کے والد کا نام احمد حسن تھا، اور آپ کا خاندان ایک علمی خاندان تھا۔ آپ کے جد اعلی کا نام شیخ قطب الدین بن مودود جشتیؒ جو کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے۔ 1 مولانا مودودی کے والد نے کی تعلیم وتربیت کا خاص اہتمام کیا۔ آپ نے اپنے آبائی علاقے میں ابتدائی دینی تعلیم حاصل کی، اور مدرسہ عالیہ فتح پوری، دہلی سے فراغت حاصل کی۔ آپ نے صحافت کا کام بھی کیا اور ۱۹۳۲ء میں ماہنامہ ترجمان القرآن

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 1 |June –December 2019
**DOI:**

کاآغاز کیا۔ 2 مولانا مودودی نے ۱۹۴۱ء میں 'جماعت اسلامی' کی بنیاد رکھی، اور آپ ان کے امیر منتخب ہوئے۔3 آپ کو جیل بھی جانا پڑااور الزامات بھی لگے، آپ کی وفات ۱۹۷۹ء کو امریکا میں ہوئی اور آپ کو لاہور میں دفن کیا گیا۔4

مولانا مودودی بلند پایہ ادیب تھے، انہوں نے بیسیوں کتابیں تألیف کیں، ان میں سے بعض کافی مشہور ہوئے، انہوں نے تفسیر، سیرت، فقہ، عقیدہ، سیاست، معیشت غیرہ میں کتابیں لکھیں، ان کے تصانیف میں سے چند یہ ہیں: تفہیم القرآن ۶ جلد، اسلام کا نظام زندگی، اسلام کا سیاسی نظریہ، خلافت وملوکیت، اسلامی قانون، اقتصادی مسائل اور انکاحل اسلام میں، قادیانی مسئلہ، پردہ، تحریکِ آزادی ہنداور مسلمان، وغیرہ۔5

تفسیر تفہیم القرآن مولانا مودودی کی مشہور تفسیر ہے، اس تفسیر کے مقدمہ میں انہوں نے ان شکوک و شبہات کاتذکرہ کیا ہے جو قرآن کریم کے پڑھنے کے دوران ذہن میں پیدا ہو سکتے ہیں۔آپ ہر سورت کے ابتداء میں اس کا نام، وجہ تسمیہ ذکر کرتے ہیں، ہر سورت کازمانہ نزول اور مکان نزول یعنی سورت مکی ہے یا مدنی، اور اس کے ساتھ سبب نزول اور تاریخی واقعات کا تذکرہ بھی کرتے ہیں، کسی بھی سورت کے شروع ہونے سے پہلے مولانا مودودی اس سورت کا موضوعات اور اہم نقاط اختصار کے ساتھ بیان کرتا ہے تاکہ قاری کے لئے فہم وسمجھ میں آسانی ہو۔اس کے علاوہ تفسیر بالمأثور کا بھی اہتمام کیا ہے۔ قرآنی قصص کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور اس میں موجود حکمتیں بھی ذکر کی ہیں۔آپ نے آیات الاحکام کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور فقہی مسائل میں تقابل بھی کیا ہے اور آخر میں دلائل کی روشنی میں بغیر کسی مذہبی تعصب راجح قول کو ذکر کیا ہے۔آپ نے کتب اہل کتاب سے استدلال کیا ہے اور باطل اور گمراہ فرقوں پر رد بھی کیا ہے۔آپ نے قرآنی آیات کی تفسیر حتی الوسع غیر متعلقہ ابحاث سے اجتناب کیا ہے، مگر یہ کہ پڑھنے والے کے ذہن سے کوئی شبہ دور کرنا ہو یا کوئی اہم نکتہ بیان کرنا ہو؛ تو پھر مزید تشریح کرتا ہے۔اور آیات کی تفسیر میں نقشے اور تصویر بھی لے آتا ہے۔

### شیخ غلام رسول سعیدی کا مختصر تعارف

شیخ غلام رسول سعیدی کا نام اصلا 'شمس الزمان نجمی' تھا، لیکن انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی محبت کی وجہ سے 'غلام رسول' کا نام رکھا، اور بعد میں شیخ سید سعید احمد کاظمی 6 سے نسبتا 'سعیدی' کا اضافہ کیا۔آپ کی ولادت 'دہلی' میں ۱۳۵۶ھ بمطابق ۱۹۳۷ء ہوئی۔آپ نے پاکستان کی آزادی کے بعد دہلی سے کراچی کی طرف ہجرت کیا، اور مختلف مدارس میں علم دین حاصل کیا، فراغت کے بعد تدریس کا آغاز جامعہ نعیمیہ لاہور سے کیا اور پھر جامعہ نعیمیہ کراچی منتقل ہوئے اور وہاں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔اللہ تعالی نے آپ کو تفسیر، حدیث، فقہ، علم الکلام وغیرہ میں مہارت عطاء کی تھی۔آپ رؤیت ہلال کمیٹی اور اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر بھی رہے، اور حکومت پاکستان نے ان کے خدمات کے اعتراف میں انہیں 'تمغہ امتیاز' سے نوازا۔آپ ۱۴۳۷ھ بمطابق ۲۰۱۶ء خالق حقیقی سے ملے۔آپ کے اساتذہ میں سے شیخ سید سعید احمد کاظمی، علامہ عطاء اللہ بندیالوی، مفتی عزیز احمد بدایونی، مفتی محمد حسین نعیمی وغیرہ ہیں۔تصنیف وتالیف میں بھی شیخ سعیدی نے قابل قدر خدمات انجام دیئے جن میں سے تفسیر تبیان القرآن ۱۳ جلد، تفسیر تبیان الفرقان ۵ جلد، نعمۃ الباری ونعم الباری شرح صحیح بخاری ۱۶ جلد، شرح صحیح مسلم ۸ جلد، تذکرۃ المحدثین، مقالات سعیدی وغیرہ۔7

تفسیر تبیان القرآن شیخ سعیدی کی اردو زبان میں معروف تفسیر ہے انہوں نے اس کو ۱۲ سال کے طویل عرصہ میں تکمیل تک پہنچایا۔ یہ تفسیر تفسیر بالمأثور اور تفسیر بالرائے دونوں کو شامل ہیں، اس کے علاہ اس میں عصر جدید کے مسائل، جدید فقہی مسائل پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔شیخ سعیدی نے قرآن کا ترجمہ سلیس اور آسان اردو زبان میں کیا ہے، انہوں نے اپنی تفسیر میں مکی ومدنی، آیات اور سورتوں میں ربط، اسباب نزول، اسرائیلیات اور اس پر نقد، منکرین حدیث کے شبہات پر رد،

احادیث کی تخریج وغیرہ کا اہتمام کیا ہے۔احکام سے متعلق آیات کی تفسیر میں چاروں مذاہب کے مواقف ذکر کرنے کے بعد امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کی تائید میں استدلال کرتے تھے، اور اسی طرح بریلوی مسلک کے اعمال اور معمولات کا بھی تذکرہ کیا۔جب آپ کسی مسئلہ پر تحقیق کرتے ہیں تو پہلے قرآن کریم، پھر نبی کریم ﷺ کی احادیث، اس کے بعد صحابہؓ کے اقوال، بعد میں تابعینؒ کے اقوال، چار اماموں کے مذاہب، پھر متقدمین اور متاخرین کے آراء اور آخر میں شیخ سعیدی اپنے رائے ذکر کرتے ہیں، اور یہی ان کا طریقہ اور منہج رہا ہے پورے تفسیر میں۔

**استدراک کا مفہوم**

استدراک کا کلمہ 'درک' سے ماخوذ ہے، یہ کلمہ باب استفعال سے ہے اور اس میں طلب کا معنی ہے، یعنی تابع اور لاحق کا متقدم کو پالینا۔ امام راغب اصفہانیؒ 8 کہتے ہیں: ادرک کا معنی ہے اپنے انتہاء کو پہنچنا، جیسے اللہ کا ارشاد ہے: "حَتّٰٓى إِذَآ أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ"، 9 ترجمہ: "حتی کہ جب وہ غرق ہونے لگا"۔ 10 امام زمخشری 11 کہتے ہیں: "تدارک خطأ الرای بالصواب واستدرکہ" یعنی غلط رائے کی جگہ صحیح رائے پانا۔ 12 امام جرجانی 13 کہتے ہیں کہ: استدراک اصطلاح میں سابق کے کلام میں پائی جانے والی توھم کو دور کرنا۔ 14

استدراک میں سابق پر استدراک کی جاتی ہے، اور لاحق استدراک کرتا ہے، اور لاحق پہلے والے کی خطأ کو درست، نقص کو مکمل، اور ابہام کو دور کرتا ہے۔اور استدراک کا جامع معنی یہی ہے کہ 'پہلا دوسرے کے قول کی پیروی کرتا ہے کہ اس کی خطأ کو درست، نقص کو پورا اور ابہام کو دور کرتا ہے۔ 15

**استدراک اول: زمین کا سکڑنا اور پھیلنا**

**اللہ تعالی کا ارشاد ہے:**

ترجمہ: "کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم ان پر زمین کے کناروں کو کم کرتے چلے آرہے ہیں"۔ 16

**مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:** "اچانک کبھی قحط کی شکل میں، کبھی سیلاب کی شکل میں، کبھی زلزلے کی شکل میں، کبھی سردی یا گرمی کی شکل میں اور کبھی کسی اور شکل میں کوئی بلا آجاتی ہے جو انسان کے سب کیے دھرے پر پانی پھیر دیتی ہے۔ ہزاروں لاکھوں آدمی مر جاتے ہیں۔ بستیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ لہلہاتی کھیتیاں غارت ہو جاتی ہیں، پیداوار گھٹ جاتی ہے، تجارتوں میں کساد بازاری آنے لگتی ہے، غرض انسان کے وسائل زندگی میں کبھی کسی طرف سے کمی ہو جاتی ہے اور کبھی کسی طرف سے"۔ 17

**شیخ غلام رسول سعیدی نے مولانا مودودی کی اس تفسیر پر یہ استدراک کیا ہے کہ:** "سید ابو الاعلی مودودی کی اس تفسیر کا خلاصہ یہ ہے کہ قدرتی آفات اور موسمی تغیرات سے دن بہ دن انسانوں کی آبادی کم ہو رہی ہے اور اس طرح زمین کے کنارے انسانوں کے وجود سے کم ہوتے جارہے ہیں"۔ مزید لکھتے ہیں: "**یہ تفسیر دو وجہ سے صحیح نہیں ہے۔اول وجہ یہ ہے** کہ اس آیت میں مطلقا انسانوں کے وجود سے زمین کے کناروں کا کم ہونا نہیں فرمایا بلکہ کافروں کے متعلق فرمایا ہے کہ ہم ان پر زمین کے کناروں کو کم کرتے چلے آرہے ہیں، جبکہ سید مودودی کی تقریر مطلقاً انسانوں کے بارے میں ہے **اور ثانی وجہ یہ ہے** کہ مشاہدہ سے ثابت ہے کہ دن بہ دن انسانوں کی آبادی فزوں تر ہو رہی ہے اور بڑھتی جارہی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں موجودہ مغربی پاکستان کی آبادی ساڑھے تین کروڑ تھی اور اب ۲۰۰۱ء میں ساڑھے بارہ کروڑ ہے۔ بھارت کی آبادی ۱۹۴۷ء میں چالیس کروڑ سے کم تھی اور اب ایک ارب سے زیادہ ہے۔ اس لئے اس آیت کی یہ تفسیر صحیح نہیں ہے"۔ **شیخ غلام رسول سعیدی آخر میں کہتے ہیں:** "اس لئے اس آیت کی یہ تفسیر صحیح یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے زمانہ میں مکہ میں جو کفر و اسلام کے درمیان آویزش تھی، اس میں مکہ کے مسلمانوں پر اگرچہ کفار ظلم و ستم کر رہے تھے اور بہ ظاہر غالب تھے لیکن مکہ کے اطراف میں اور مدینہ میں اسلام کی دعوت جڑ پکڑ رہی تھی اور کفار کا حیطہ اقتدار دن بہ

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 1 |June –December 2019
**DOI:**

دن کم ہو رہا تھا، ان حالات کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم ان پر زمین کے کنارے کو کم کرتے چلے آرہے ہیں تو کیا وہ اب بھی غالب ہو سکتے ہیں"؟18

**جائزہ:**

**اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "اَوَلَمۡ یَرَوۡا اَنَّا نَاۡتِی الۡاَرۡضَ نَنۡقُصُہَا مِنۡ اَطۡرَافِہَا**".19

**ترجمہ:** "کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اس کے اطراف سے کم کرتے جارہے ہیں"۔20

**امام طبریؒ** 21 **اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:** کہ یہ مشرکین کیا نہیں دیکھتے جو **محمد** ﷺ سے جلدی عذاب کے آیات طلب کررہے تھے، کہ ہم زمین کو ان کے ارد گرد سے لپیٹ رہے ہیں ان کے اہل پر غلبہ کرنے سے، ان کے جلاوطنی سے، اور قتل سے تاکہ وہ اس سے عبرت ونصیحت حاصل کرے۔ اور ہم سے ڈرے کہ ہم ان پر اپنی عذاب نازل کرے جیسا کہ ہم نے پہلے نازل کیا تھا۔22 **امام قرطبیؒ** 23 **اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:** اے محمد ﷺ ہم آپ کو غلبہ دے رہے ہیں ان پر کہ مکہ کے ارد گرد زمین پر زمین قبضہ کررہے ہیں آپ اور شہر پر شہر فتح کررہے ہیں، یا قتل اور قید کے ذریعے سے۔24 **امام رازیؒ** 25 **نے امام طبریؒ اور امام قرطبیؒ کے موافق اس آیت کی تفسیر کی ہیں** 26 مزید لکھتے ہیں کہ مراد اس سے: شرفاء، کبار، علماء کی موت اور صلحاء اور شریفوں کا اٹھ جانا، امام رازی کہتے ہیں کہ امام واحدی 27 نے کہا ہے: اس قول کا اگرچہ احتمال ہے لیکن زیادہ بہتر وہ قول جو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ **امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ:** یہ قول اس مقام کے مناسب نہیں ہے۔28 **امام زمخشریؒ کہتے ہیں** کہ اس سے مراد یہ ہے کہ: ہم مسلمانوں کے غلبہ اور تسلط کی وجہ سے کفار کی زمین اور دار الحرب کو کم کررہے ہیں اور ان کو دار اسلام بنا رہے ہیں۔29 اس طرح **امام نسفی** 30 **نے** بھی کہا ہے، 31 اور **امام خازن** نے بھی اپنی تفسیر میں یہ موقف اختیار کیا ہے، 32 اور اسی طرح **امام آلوسی** 33 نے بھی۔34

**مفسرین کے اقوال میں غور کرنے** سے معلوم آتا ہے کہ شیخ سعیدی کا قول جمہور مفسرین کے موافق ہے لیکن ہمارے علم کے مطابق مفسرین میں سے کسی نے بھی مولانا مودودی کا قول ذکر نہیں کیا ہے۔ اس کے علاوہ شیخ سعیدی کا استدلال جو کہ انہوں نے انسانی آبادی سے کیا ہے، قابل اعتبار اور صحیح ہے، اسی وجہ سے شیخ سعیدی قول کو راجح قرار دیا جاسکتا ہے۔

**استدراک دوم: حق معلوم (مقرر حصہ) کی تفسیر**

**اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "وَالَّذِیۡنَ فِیۡۤ اَمۡوَالِہِمۡ حَقٌّ مَّعۡلُوۡمٌ ۪ۙ لِّلسَّآئِلِ وَ الۡمَحۡرُوۡمِ**".35

**ترجمہ:** "اور جن لوگوں کے مالوں میں مقرر حق ہے، سوال کرنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا"۔36

**مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ:** "بعض لوگوں نے اس سے یہ سمجھا ہے کہ مقررہ حق سے مراد فرض زکوۃ ہے، کیونکہ اسی میں نصاب اور شرح دونوں چیزیں مقرر کر دی ہیں، لیکن یہ تفسیر اس بنا پر قابل قبول نہیں ہے کہ سورۃ المعارج بالاتفاق مکی ہے اور زکوٰۃ ایک مخصوص نصاب اور شرح کے ساتھ مدینہ میں فرض ہوئی ہے، اس لئے مقرر حق کا صحیح مطلب یہ ہے کہ انہوں نے خود اپنے مالوں میں سائل اور محروم ایک حصہ طے کر رکھا ہے وہ ان کا حق سمجھ کر ادا کرتے ہیں"۔37

**شیخ غلام رسول سعیدی نے مولانا مودودی کی اس تفسیر پر یہ استدراک کیا ہے کہ:** "یہ توجیہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اپنی طرف سے طے کردہ صدقہ کو نہ دینا قابل مذمت نہیں ہے، قابل مذمت تب ہوگا جب اللہ عزوجل کی طرف سے فرض کیے ہوئے صدقہ کو نہ دیا جائے اور وہ صرف زکوٰۃ ہے"۔38

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 1 |June –December 2019
**DOI:**

**جائزہ:**

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: " وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ "، 39 ترجمہ: " اور ان کے مالوں میں سائلوں اور محروموں کا حق ثابت تھا"۔ 40 **امام طبری** اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ 'حق معلوم' سے مراد زکوۃ ہے جو کہ مانگنے والا اس سے مانگتا ہے، پھر کہتے ہیں کہ علماء نے اس آیت کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے، سعید بن جبیرؒ اور قتادہؒ نے کہا ہے کہ اس سے مراد فرض زکوۃ ہے۔ جبکہ علیؓ اور ابن عباسؓ کا قول ہے کہ یہ فرض زکوۃ کے علاوہ ہے جس کے ذریعے سے صلہ رحمی کی جاتی ہے یا مہمان نوازی کی جاتی ہے یا قرض ادا کی جاتی ہے یا محروم کی مدد جاتی ہے۔ اور ابن عمرؓ سے کسی نے پوچھا کہ کیا 'حق معلوم' زکوۃ ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس کے علاوہ بھی آپ پر مال میں حقوق ہے۔ امام شعبیؒ 41 فرماتے ہیں: مال میں زکوۃ کے علاوہ حقوق ہوتے ہیں، اور یہی قول ابراہیم نخعیؒ 42 اور مجاہدؒ 43 کا بھی ہیں۔ 44

**امام قرطبیؒ** نے 'حق معلوم' کی تفسیر میں قتادہؒ کا قول (فرض زکوۃ) راجح اور زیادہ صحیح قرار دیا ہے، اور مزید کہتے ہیں کہ: اس لئے کہ اس میں حق کی صفت 'معلوم' ہے، اور زکوۃ کے علاوہ جو صدقات وغیرہ ہے وہ غیر معلوم ہے اس لئے کہ وہ بقدر ضرورت اور حاجت ہے تو وہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتے ہیں۔ 45 **امام رازیؒ کہتے ہیں:** جس نے زکوۃ ادا کیا اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ مزید صدقہ نہ کرے، اور اس مراد فرض زکوۃ ہے، اولا: اس لئے کہ 'حق معلوم' کی مقدار معلوم ہے اور وہ زکوۃ ہے اور باقی صدقات کی مقدار معلوم نہیں۔ ثانیا: اللہ تعالیٰ نے اس کو مذمت شدہ چیزوں سے مستثنیٰ کرکے بیان کیا ہے تو اس پر دلالت کرتی ہے کہ جو یہ حق ادا نہیں کرے گا وہ قابل مذمت ہوگا، اور اس طرح کی لازمی چیز زکوۃ ہی ہے۔ 46 **امام خازنؒ** نے اس مراد فرض زکوۃ لیا ہے اس لئے کہ اس کی مقدار معلوم ہے۔ 47 امام ابن کثیرؒ 48 لکھتے ہیں: اس سے مراد ان کے اموال میں مقرر حصہ ہے حاجتمندوں کا۔ 49 امام آلوسیؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد: وہ معین حصہ ہے جو یہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی قربت اور لوگوں پر شفقت کی نیت سے واجب کرتے ہیں۔۔۔ جو کہ ایک آدمی ہر جمعہ یا مہینہ ادا کرتا ہے۔ 50

کبار مفسرین کے اقوال پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مفسرین جیسے امام قرطبیؒ، رازیؒ، خازنؒ کے قول سے شیخ سعیدیؒ کے قول کی تائید ہوتی ہے اس لئے اس کا قول راجح قرار دیا جاتا ہے۔

**استدراک سوم: دعوت دین میں ثابت قدم رہنا**

**اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا".** 51

**ترجمہ:** " اپنے رب کے فیصلے پر صبر کیجئے اور آپ ان میں سے کسی کی اطاعت نہ کریں خواہ وہ گناہ گار ہو دؤیا ناشکرا"۔ 52

**مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:** "یعنی ان میں سے کسی سے دب کر دین حق کی تبلیغ سے باز نہ آؤ، اور کسی بد عمل کی خاطر دین کی تعلیمات میں، یا کسی منکر حق کی خاطر دین کے عقائد میں ذرہ برابر بھی ترمیم و تغیر کرنے کے لیے تیار نہ ہو، جو کچھ حرام و ناجائز ہے اسے برملا حرام و ناجائز کہو، خواہ کوئی بدکار کتنا ہی زور لگائے کہ تم اس کی مذمت میں ذرا سی نرمی ہی برت لو اور جو عقائد باطل ہیں انہیں کھلم کھلا باطل اور جو حق ہیں انہیں علانیہ حق کہو، چاہے کفار تمہارا منہ بند کرنے یا اس معاملہ میں کچھ نرمی اختیار کر لینے کے لیے تم پر کتنا ہی دباؤ ڈالیں"۔ 53

**شیخ غلام رسول سعیدی نے مولانا مودودی کی اس تفسیر پر یہ استدراک کیا ہے کہ:** " اس عبارت میں رسول اللہ ﷺ کے ادب اور آپ سے عقیدت کی رمق بھی نہیں ہے اور نہیں لگتا کہ یہ آپ کے کسی امتی کا کلام ہے اور کیا کسی بندے کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اللہ بن کر جو چاہے رسول اللہ ﷺ کو کہتا پھرے"۔ 54

**جائزہ:**

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 1 |June –December 2019
**DOI:**

**امام طبریؒ** اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں: (اے پیغمبر ﷺ) اپنے رب کی فرائض کی بجاآوری میں آزمائش پر صبر کرو ،اور اسی طرح رسالت کی دعوت اور جن کاموں پر اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ثابت قدم رہنے کا حکم دیا ہے اس پر بھی صبر کر۔اور اللہ تعالی کی نافرمانی میں اپنے قوم کے مشرکوں کی اطاعت نہ کر۔55 **امام قرطبی**ؒ لکھتے ہیں: اپنے رب کے فیصلے پر صبر کر، مشرکین کے ایذا پر صبر کر۔56 امام رازیؒ نے امام طبریؒ اور قرطبیؒ کے موافق اس آیت کی تفسیر کی ہے۔57 امام زمخشریؒ،امام بیضاویؒ58،اور نسفیؒ سب کا یہی موقف ہیں۔59 **امام خازن لکھتے ہیں:** اے نبی ﷺ صبر کر اللہ تعالی کی عبادت پر، یا یہ تمام واجبات کو شامل ہے چاہے وہ عبادات کا ہو یا دعوت و تبلیغ کا جیسے احکام رسالت کی ادائیگی۔60 امام آلوسی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اے نبی ﷺ صبر کر کفار کے مقابلے میں اللہ کے امداد کی تاخیر پر اس لئے کہ اس نیک انجام ہے، اور ان کے ایذاؤں پر صبر کرے۔61

**کبار مفسرین کے اقوال** اس مسئلہ میں دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ مولانا مودودیؒ کا قول ان سے کچھ حد تک مماثلت رکھتا ہے، اور شیخ سعیدی کا اس عبارت پر تذکرہ شدید اور حد اعتدال سے تجاوز ہے۔ واللہ اعلم

**استدراک چہارم: شفاعت اخروی کا اللہ تعالی کی اجازت سے مشروط ہونا**

**اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ"**.62

**ترجمہ:** " ہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور وہ اسی کی شفاعت کریں گے جس کی شفاعت سے وہ راضی ہو"۔63

**مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ:** "اس جگہ یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ قرآن میں بالعموم شفاعت کے مشرکانہ عقیدے کی تردید کرتے ہوئے اس حقیقت پر زور دیتا ہے کہ جنہیں تم شفیع قرار ہو وہ علم غیب نہیں رکھتے اور یہ کہ اللہ تعالی ان باتوں کو بھی جانتا ہے جو ان کے سامنے ہیں اور ان باتوں کو بھی جو ان سے اوجھل ہیں۔اس سے یہ ذہن نشین کرنا مقصود ہے کہ آخر ان کی سفارش کرنے کا مطلق غیر مشروط اختیار کیسے حاصل ہو سکتا ہے جبکہ وہ ہر شخص کے اگلے پچھلے اور پوشیدہ وظاہر حالات سے واقف نہیں ہیں۔اس لئے خواہ فرشتے ہوں یا انبیاء وصالحین ہر ایک کا اختیار شفاعت لازماً اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ ان کو کسی کے حق میں شفاعت کی اجازت دے بطور خود ہر کس و ناکس کی شفاعت کر دینے کا کوئی بھی مجاز نہیں ہے"۔64

**شیخ غلام رسول سعیدی نے مولانا مودودی کی اس تفسیر پر یہ استدراک کیا ہے کہ:** " سید ابوالاعلی نے یہ صحیح نہیں لکھا، ہر فرد کی شفاعت کرنے کے لیے خصوصی اجازت لینی ضروری نہیں ہے۔اللہ تعالی نے شفاعت کرنے کے جواز کا عام قاعدہ بیان فرمایا ہے، کہ کفار اور مشرکین کے لیے شفاعت نہیں کی جائے گی اور گناہ گار مسلمانوں کے لیے شفاعت کرنے کی عام اجازت دی ہے بلکہ ان کی شفاعت کرنے کا حکم دیا ہے، شفاعت تو مغفرت کے حصول کی دعا ہے اور استغفار ہے اور کسی کے لیے استغفار کرنے کے لیے اس کے لیے خصوصی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ گناہ گار مسلمانوں کے لیے استغفار کرنا، اللہ تعالی کے حکم پر عمل کرنا ہے۔اظہار بندگی ہے اور اللہ تعالی کی عبادت ہے"۔ **شیخ سعیدی مزید کہتے ہیں:** "قرآن مجید میں متعدد جگہ جو اس پر زور دیا ہے کہ اللہ کی اجازت اور اس کے اذن کے بغیر کوئی کسی کے لئے اللہ تعالی کے حضور شفاعت نہیں کر سکتا اس میں کفار اور مشرکین کا رد ہے جو اپنے بتوں کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ اللہ تعالی کی جناب میں ان کی شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالی نے ان کا رد فرمایا کہ اللہ تعالی کے حضور اس کے اذن کے بغیر کوئی شفاعت نہیں کر سکتا، اور اللہ تعالی نے بتوں کو شفاعت کرنے کی اجازت نہیں دی اس کو انبیاء اور اولیاء پر چسپاں کرنا جیسا کہ سید ابوالاعلی مودودی نے کیا ہے نہ صرف غلط ہے بلکہ سخت بے ادبی ہے"۔65

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 1 |June –December 2019
**DOI:**

**جائزہ:**

**اللہ تعالی فرماتے ہیں**: "وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ"،66 **ترجمہ**: "اور اس کے پاس صرف اسی کی شفاعت نفع آور ہو گی جس کو وہ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا"۔67

**امام طبریؒ روایت کرتے ہیں مجاہدؒ** سے کہ ملائکہؑ صرف ان کے لئے شفاعت کریں گے جن سے اللہ تعالی راضی ہو۔ علیؓ اور عباسؓ سے روایت ہے کہ شفاعت اس کے لئے کی جائے گی جو لا الہ الا اللہ کی گواہی دے۔68 **امام ابن ابی حاتم** نے بھی اس کو ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔69 **امام قرطبیؒ** نے بھی اس موقف کی تائید کی ہے۔70 اور اسی طرح **امام رازیؒ** 71 **امام آلوسیؒ** نے بھی اس موقف کی تائید کی ہے۔72

ارشاد باری تعالی ہے: "يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا"،73 **ترجمہ**: "اس دن اس کے سوا کسی کی شفاعت نفع نہیں پہنچائے گی جس کے لئے رحمان نے اجازت دی ہو اور جس کے قول سے وہ راضی ہو"۔74

**مولانا مودودی** مذکورہ آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: ی"ہاں وجہ بتائی گئی ہے کہ شفاعت پر پابندی کیوں ہے۔ فرشتے ہو یا انبیاءؑ یا اولیاءؒ کسی کو بھی یہ معلوم نہیں اور نہیں ہو سکتا کہ کس کا ریکارڈ کیسا ہے، کون دنیا میں کیا کرتا رہا ہے، اور اللہ تعالی کی دربار میں کس سیرت و کردار اور کیسی کیسی ذمہ داریوں کے بارے کر آیا ہے۔ اس کے برعکس اللہ تعالی کو ہر ایک کے پچھلے کارنامے اور کرتوتوں کا بھی علم ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اب اس کا موقف کیا ہے۔ نیک ہے تو کیسا نیک ہے اور مجرم ہے تو کس درجے کا مجرم ہے۔ معافی کے قابل ہے یا نہیں۔ پوری سزا کا مستحق ہے یا تخفیف اور رعایت بھی اس کے ساتھ کی جا سکتی ہے۔ ایسی حالت میں یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ اور انبیاءؑ اور صلحاء کو سفارش کی کھلی چھٹی دے دی جائے اور ایک جس کے حق میں جو چاہے سفارش کردے"۔ **مولانا مودودی ایک مثال پیش کرتے ہیں**: "دنیا میں جو افسر کچھ بھی احساس ذمہ داری رکھتا ہے اس کی یہ روش ہوتی ہے کہ اگر اس کوئی دوست اس کے کسی قصوروار ماتحت کی سفارش لے کر جاتا ہے تو وہ اس سے کہتا ہے کہ آپ کو خبر نہیں یہ ہے کہ یہ شخص کتنا کام چور، نافرض شناس، رشوت خور اور خلق خدا کو کتنا تنگ کرنے والا ہے، میں اس کے کرتوتوں سے واقف ہوں، اس لئے آپ براہ کرم مجھ سے اس کی سفارش نہ فرمائیں"۔75

کبار مفسرین کا موقف دیکھنے کے بعد مولانا مودودی کا قول زیادہ قوی نظر آتا ہے، اور ان کا استدلال بھی عمدہ اور مناسب ہے۔، واللہ اعلم

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 1 |June –December 2019
**DOI:**

## نتائج:

1. استدراک اسلامی علوم کی ایک اصطلاح ہے اور اس سے مراد ہے غلطی کو درست کرنا، نقص کو پورا کرنا اور ابہام و غموض کو دور کرنا۔ اور استدراک کا جامع معنی یہی ہے کہ 'پہلا دوسرے کے قول کی پیروی کرتا ہے کہ اس کی خطائ کو درست، نقص کو پورا اور ابہام کو دور کرتا ہے۔
2. علماء کا ایک دوسرے پر استدراک امت مسلمہ کی خصوصیت ہے، اور یہ اس امت کی زندہ ہونے کی دلیل ہے۔
3. مولانا مودودی بلند پایہ ادیب اور مفسر اور بیسیوں کتابوں کے مصنف ہیں ان کا تفسیر اردو دان طبقے میں کافی مشہور ہیں،۔
4. شیخ غلام رسول سعیدی کو اللہ تعالی نے تفسیر، حدیث اور فقہ وغیرہ میں کافی مہارت دی تھی، ان کا تفسیر تبیان القرآن اردو زبان کا ایک جامع تفسیر ہے، اور اس میں انہوں نے تفصیلی بحث کیا ہے۔
5. شیخ سعیدی نے اپنے تفسیر میں بہت سارے متقدمین و متاخرین علماء و مفسرین پر استدراکات کئے ہیں، جن میں سے مولانا مودودی بھی ہیں۔
6. مولانا مودودی اور شیخ سعیدی کے اقوال میں ترجیح کے لئے کبار مفسرین کا موقف پیش نظر رکھا گیا ہے، پس دونوں میں جس کا قول بھی کبار اور جمہور مفسرین کے موقف کے مطابق رہا، اس کو ترجیح دی گئی، یا جو قول دلائل کی روشنی میں راجح معلوم ہوا تو اس کو اختیار کیا گیا۔
7. ان استدراکات سے ائمہ و علماء کے مابین اختلاف کا طریقہ کار واضح ہوتا ہے، اور یہ کہ ان کا اختلاف تعصب اور خواہشات پر مبنی نہیں تھا، اور وہ ایک دوسرے کی رائے کا احترام بھی کرتے تھے۔ اور یہ اختلافات وسعت دین، اور تنوع آراء کے قبیل سے ہیں۔

## حواشی و حوالہ جات

---

1۔ اسعد جیلانی، مولانا مودودی کی فکر اور دعوت، اسلامک پبلیکشنز، لاہور، ۱۹۸۶، ص ۱۹

2۔ محمد یوسف بھٹہ، مولانا مودودی اپنی اور دوسروں کی نظر میں، ادارۃ المعارف الاسلامی، مارچ ۱۹۸۴ء، ص ۲۴-۳۱

3۔ اسعد جیلانی، مولانا مودودی کی فکر اور دعوت، ص ۴۶-۴۷

4۔ پروفیسر خورشید، ماہنامہ ترجمان القرآن (اشاعت خاص مولانا مودودی)، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ص ۶۲-۶۴

5۔ ایضا، ص ۲۴

6۔ لشیخ سید سعید احمد کاظمی ولد سید مختار احمد کاظمی مراد آباد، امروہہ میں پیدا ہوئے، (۱۳۴۹ھ مطابق ۱۹۳۰-۱۴۰۶ھ مطابق ۱۹۸۶) آپ نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں پڑھا۔ تحریک آزادی ہند میں آپکی خدمات ہیں، آپ مدرسہ انوار العلوم ملتان کے بانی ہیں۔ آپ کی تصانیف میں سے: میلاد النبی، تسکین الخواطر۔۔۔ ڈاکٹر عاطف اسلم راؤ، محدث اعظم پاک، ہند شیخ غلام رسول سعیدی، ارتقاء فاونڈیشن انٹرنیشنل کراچی، ۲۰۱۶ء ص ۱۰۶-۱۱۱

7۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: شیخ غلام رسول سعیدی، مقدمہ تفسیر تبیان القرآن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، ۲۰۰۵ء ص ۱-۴۳۔ ڈاکٹر عاطف اسلم راؤ، محدث اعظم پاک، ہند شیخ غلام رسول سعیدی، ۲۰۱۶ء ص ۴۵

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 1 |June –December 2019
**DOI:**

8۔ حسین بن محمد بن الفضل، کنیت ابوالقاسم، آپ راغب کے نام سے مشہور تھے، (وفات ۵۰۲ھ، ۱۱۰۸ء) آپ ادیب، لغوی اور حکماء میں سے تھے، اصفہان میں پیدا ہوے پھر بغداد میں رہائش اختیار کی، آپ امام غزالی کے ہم عصر تھے، آپ کی تصنیفات میں سے مفردات فی غریب القرآن، الذریعہ الی مکارم الشریعہ ۔۔۔ امام شمس الدین ذھبی، سیر الاعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵ء، ج ۱۳ ص ۱۴۱-۳ زرکلی، الاعلام، دار العلم الملایین، ۲۰۰۲ھ، ج ۲ ص ۲۵۵

9۔ یونس: 90

10۔ شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۵ ص ۴۵۷

11۔ محمود بن عمر بن محمد خوارزمی، کنیت ابوالقاسم، آپ تفسیر، نحو اور لغت کے ماہر تھے، (وفات ۵۳۸ھ، ۱۱۴۴ء) زمخشر آپ کی جائے پیدائش اور آپ معتزلی تھے، لقب جار اللہ تھا۔ آپ کے مصنفات تفسیر الکشاف، الفائق فی غریب الحدیث۔ ابن العماد حنبلی، شذرات الذھب، دار ابن کثیر دمشق، ۱۴۰۶ھ، ۱۹۸۶ء ج ۶ ص ۱۹۴ ۔ زرکلی، الاعلام، ج ۷ ص ۱۷۸

12۔ امام زمخشری، اساس البلاغہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۸ء، ج ۱ ص ۲۸۵

13۔ علی بن محمد بن علی اس کا اصل نام تھا، اور مشہور وہ شریف جرجانی کے نام سے تھے، (وفات ۸۱۶ھ، ۱۴۱۳ء) آپ فلسفی، اور عربی زبان کے ماہر تھے، تاکو میں پیدا ہوئے اور شیراز میں وفات پائی، آپ کی تالیفات میں سے التعریفات، شرح سراجیہ، حاشیہ کشاف زرکلی، الاعلام، ج ۵ ص ۷

14۔ امام جرجانی، کتاب التعریفات، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۹۸۳ء، ج ۱ ص ۲۱

15۔ نایف بن سعید الزہرانی، استدراکات السلف فی التفسیر فی القرون الثلاثۃ الاولی، دار ابن الجوزی للنشر والتوزیع، السعودیہ، ۱۴۳۰ھ، ص ۱۶

16۔ شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۷ ص ۵۸۸

17۔ مولانا مودودی، تفہیم القرآن، ج ۳ ص ۱۶۱ ادارہ ترجمان القرآن لاہور، ۱۹۹۰۔

18۔ شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۷ ص ۵۹۰ ۔ ۵۹۱ فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور، ذوالقعدہ ۱۴۳۴ بمطابق ستمبر ۲۰۱۳۔

19۔ الرعد: 41

20۔ شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۶ ص ۱۰۷-۱۰۸

21۔ محمد بن جریر بن یزید طبری، کنیت ابو جعفر، (وفات ۳۱۰ھ، ۹۲۳ء)، آپ مفسر، مؤرخ، مجتہد تھے، طبرستان میں پیدا ہوئے اور بغداد میں سکونت اختیار کی، آپ کی کتابوں میں سے تفسیر طبری، تاریخ طبری ۔۔۔ ابن العماد حنبلی، شذرات الذھب، ج ۱ ص ۲۹

۔

۳۱ زرکلی، الاعلام، ج ۶ ص ۶۹

22۔ امام طبری، تفسیر الطبری، تحقیق: احمد شاکر، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۲۰ھ، ۲۰۰۰ء، ج ۱۸ ص ۴۴۹

23۔ محمد بن احمد بن ابوبکر قرطبیؒ، خزرجی، انصاری (وفات ۶۷۱ھ، ۱۲۷۳ء) کنیت ابو عبداللہ، آپ امام مفسر، محدث اور عابد تھے، اصلا قرطبہ کے تھے، آپ کے تصنیفات میں سے تفسیر قرطبیؒ، التذکرہ باحوال الموتی ۔۔۔ ابن العماد حنبلی، شذرات الذھب، ج ۷ ص ۵۸۴ ۔ ۵۸۵ زرکلی، الاعلام، ج ۱ ص ۱۷۱

24۔ امام قرطبیؒ، تفسیر القرطبیؒ، دار الکتب المصریہ، ۱۳۸۴ھ، ۱۹۶۴ء، ج ۱۱ ص ۲۹۲

25۔ محمد بن عمر الرازی، لقب فخر الدین، کنیت ابو عبداللہ، (وفات ۶۰۶ھ، ۱۲۵۰ء)، آپ تفسیر، فقہ، کلام، طب، لغت، فصاحت میں ماہر تھے، رے میں رہائش پذیر تھے، آپ کی تصنیفات میں سے چند یہ ہیں: التفسیر الکبیر، اساس التقدیس، المحصول فی علم الاصول۔۔ ابن العماد حنبلی، شذرات الذھب، ج ۷ ص ۴۰، ابن الاثیر، الکامل فی التاریخ، دار الکتاب العربی بیروت، ج ۱۰ ص ۲۷۵

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 3 | Issue 1 |June –December 2019
**DOI:**

26- فخر الدین الرازی، التفسیر الکبیر، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۰ھ، ج ۲۲ ص ۱۴۷

27- علی بن احمد نیسابوری، کنیت ابوالحسن، (وفات ۱۰۷۶ھ) آپ مفسر، شاعر، نحوی، لغوی اور ادیب تھے، نیسابور میں پیدا ہوئے، آپ کی کتب: البسیط، اسباب النزول، الوجیز۔۔۔ ابن العماد حنبلی، شذرات الذھب، ج ۵ ص ۵۹۱-۵۹۲ زرکلی، الاعلام، ج ۴ ص ۲۵۵

28- فخر الدین الرازی، التفسیر الکبیر، ج 19 ص 53

29- امام زمخشری، تفسیر الکشاف، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱۴۰۷ھ، ج ۳ ص ۱۱۹

30- عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، کنیت ابوالبرکات، حافظ الدین، (وفات ۷۱۰ھ/۱۳۱۰ء) آپ فقیہ، مفسر تھے، اصبہان میں پیدا ہوئے، آپ کے تصانیف میں سے: تفسیر نسفی/مدارک التنزیل، کنز الدقائق، الوافی۔۔۔ عبدالقادر حنفی، الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیۃ، میر محمد کتب خانہ کراچی، ج ۱ ص ۲۷۰ زرکلی، الاعلام، ج ۴ ص ۶۷

31- امام نسفی، تفسیر مدارک التنزیل، دار الکلام الطیب، بیروت، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، ج ۲ ص ۴۰۶

32- امام خازن، تفسیر لباب التأویل فی معانی التنزیل، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۵ھ، ج ۳ ص ۲۲۶

33- محمود بن عبداللہ الحسینی، شہاب الدین، کنیت ابوالثناء، ب (وفات ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء) آپ کی پیدائش کرخ، بغداد میں ہوئی، آپ فقیہ، مفسر، ادیب، اور نحوی تھے، آپ کے مؤلفات: تفسیر روح المعانی، غرائب الاغتراب، شرح سلم المنطق۔۔۔ زرکلی، الاعلام، ج ۷ ص ۱۷۶

34- امام آلوسی، تفسیر روح المعانی، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۵ھ، ج ۹ ص ۵۱

35- المعارج: 24، 25

36- شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۱۲ ص ۲۲۱

37- مولانا مودودی، تفہیم القرآن، ج ۶ ص ۹۰

38- شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۱۲ ص ۲۳۳

39- الذاریات: 19

40- شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۱۱ ص ۳۵۷

41- عامر بن شراحیل بن معبد شعبی، کنیت ابو عمر (۱۹ھ مطابق ۱۰۳-۶۴۰ھ مطابق ۷۲۱)، تابعی، آپ فقیہ اور شاعر، علم حدیث کے ماہر تھے، اور قاضی بھی رہے۔ ابن العماد حنبلی، شذرات الذھب، ج ۲ ص ۲۴-۲۷ زرکلی، الاعلام، ج ۳ ص ۲۵۱

42- ابراہیم بن یزید بن قیس، کنیت ابو عمران (۴۶ھ-۹۶ھ مطابق ۶۶۶ھ-۷۱۵ھ)، آپ محدث، مفسر اور کبار تابعین میں سے ہیں۔ آپ کی جائے پیدائش کوفہ ہے۔ بن العماد حنبلی، شذرات الذھب، ج ۱ ص ۳۸۷ زرکلی، الاعلام، ج ۱ ص ۸۰

43- مجاہد بن جبر کنیت ابوالحجاج (۲۱ھ-۱۰۴ھ مطابق ۶۴۲ھ-۷۲۲ھ)، تابعی، مفسر، شیخ القراء۔ ابن عباسؓ سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ آپ مکہ میں فوت ہوئے۔ ابن العماد حنبلی، شذرات الذھب، ج ۲ ص ۱۹ زرکلی، الاعلام، ج ۵ ص ۲۷۸

44- امام طبری، تفسیر الطبری، ج ۲۳ ص ۶۱۳

45- امام قرطبیؒ، تفسیر القرطبیؒ، ج ۱۸ ص ۲۹۱

46- فخر الدین الرازی، التفسیر الکبیر، ج ۳۰ ص ۶۴۵

47- امام خازن، تفسیر لباب التأویل فی معانی التنزیل، ج ۴ ص ۳۴۲

48- اسماعیل بن عمر بن کثیر، کنیت ابوالفداء، عماد الدین نام، (وفات ۷۷۴ھ/۱۳۷۳ء) آپ مفسر، محدث، لغوی، مؤرخ تھے، دمشق میں پیدا ہوئے، آپ کی تالیفات: تفسیر ابن کثیر، البدایہ والنہایہ۔۔۔ ابن العماد حنبلی، شذرات الذھب، ج ۸ ص ۳۹۷-۳۹۹ زرکلی، الاعلام، ج ۱ ص ۳۲۰

49- امام ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، دار الطیبۃ للنشر والتوزیع، ۱۴۲۰ھ، ج ۸ ص ۲۲۷

50- امام آلوسی، تفسیر روح المعانی، ج ۱۵ ص ۱۷

51- الإنسان (الدہر) : 24

52- شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۱۲ ص ۴۵۳

53- مولانا مودودی، تفہیم القرآن، ج ۶ ص ۲۰۲

54- شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۱۲ ص ۴۵۶

55- امام طبری، تفسیر الطبری، ج ۲۴ ص ۱۱۵

56- امام قرطبیؒ، تفسیر القرطبیؒ، ج ۱۹ ص ۱۴۹

57- فخر الدین الرازی، التفسیر الکبیر، ج ۳۰ ص ۷۵۸

58- عبداللہ بن عمر بن محمد الشیرازی، کنیت ابو سعید، مشہور ناصر الدین بیضاوی، (وفات ۶۸۵ھ، ۱۲۸۶ء) آپ قاضی، مفسر، نحوی تھے، بیضاء شہر میں پیدا ہوئے، آپ کے مصنفات میں س یہ ہیں: تفسیر بیضاوی، ، منہاج الوصول َ ۔۔ ابن العماد حنبلی، شذرات الذھب، ج ۷ ص ۶۸۵-۶۸۶ زرکلی، الاعلام، ج ۴ ص ۱۱۰

59- امام زمخشری، تفسیر الکشاف، ج ۴ ص ۶۷۴ امام نسفی، تفسیر مدارک التنزیل، ج ۳ ص ۵۸۱ - ۵۸۲ امام بیضاوی، تفسیر انوار التنزیل واسرار التأویل، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۱۸ھ

60- امام خازن، تفسیر لباب التأویل، ج ۴ ص ۳۸۰

61- امام آلوسی، تفسیر روح المعانی، ج ۱۵ ص ۱۸۲

62- الأنبیاء: 28

63- شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۷ ص ۵۲۷

64- مولانا مودودی، تفہیم القرآن، ج ۳ ص ۱۵۵-۱۵۶

65- شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۷ ص ۵۴۰—۵۴۱

66- سبأ: 23

67- شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۹ ص ۶۲۰

68- امام طبری، تفسیر الطبری، ج ۱۸ ص ۴۲۹

69- امام ابن ابی حاتم، تفسیر القرآن العظیم، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز السعودیہ، ۱۴۱۹ھ، ج ۸ ص ۲۴۴۹

70- امام قرطبیؒ، تفسیر القرطبیؒ، ج ۱۱ ص ۲۸۱

71- فخر الدین الرازی، التفسیر الکبیر، ج ۲۲ ص ۱۳۵-۱۳۶

72- امام آلوسی، تفسیر روح المعانی، ج ۹ ص ۳۲

73- طہ: 109-111

74- شیخ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۷ ص ۴۳۴

75- مولانا مودودی، تفہیم القرآن، ج ۳ ص ۱۲۶—۱۲۷

@ 2017 by the author, Licensee University of Chitral, Journal of Religious Studies. This article is an open access article distributed under the terms and conditions of the Creative Commons Attribution (CC BY) (http://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).